السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے۔ ؟اور اگر کر سکتی ہے تو کتنا۔ ؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا عورت محرم بن سکتی، جس طرح کہ کوئی عورت اپنی والدہ کے ساتھ سفر پر جائے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی ہے لیکن اب سفر کی تعریف میں اختلاف ہے کہ سفر کسے کہیں گے۔ جمہور اہل علم کے نزدیک سفر کم از کم ۴۸ میل یعنی ۸۰ کلومیٹر بنتا ہے جبکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک جسے عرف میں سفر کہیں گے وہ سفر ہو گا اور جو اپنے وقت کے عرف میں سفر نہ کہلاتا ہو وہ سفر نہیں ہو گا۔

شیخ صالح المنجد اپنے ایک فتاوی میں لکھتے ہیں :

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے سفر کے بارہ میں مجموع الفتاوی میں کہا ہے :

جمہور اہل علم کے ہاں گاڑی میں تقریباً اسی کلومیٹر بنتا ہے، اور اسی طرح ہوائی جہاز اور کشتیوں اور بحری جہازوں کی مسافت بنتی ہے۔ اسی 80 کلومیٹر یا اس کے قریب کی مسافت کو سفر کا نام دیا جاتا ہے اور عرف عام میں سفر شمار کیا جاتا ہے، اور مسلمانوں میں بھی یہ سفر معروف ہے، لہذا اگر کوئی انسان اونٹ پر یا پیدل یا گاڑی یا پھر ہوائی جہاز یا بحری جہاز اور کشتیوں اتنی یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے تو اسے مسافر قرار دیا جائے گا۔ مجموع الفتاوی (267/12)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ : نماز قصر کی مسافت کیا ہے، اور کیا بغیر قصر کے نماز جمع کی جا سکتی ہے۔ ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

بعض علماء کرام نے نماز قصر کرنے کےلیے تراسی (83) کلومیٹر کی مسافت مقرر کی ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ عرف عام میں جسے سفر کہا جائے اس میں نماز قصر ہو گی چاہے اس کی مسافت تراسی کلومیٹر نہ بھی ہو، اور جسے لوگ سفر نہ کہیں وہ سفر نہیں چاہے وہ ایک سو کلومیٹر ہی کیوں نہ ہو۔

یہی آخری قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے بھی نماز قصر کے جواز میں مسافت کی تحدید نہیں کی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی کوئی معین مسافت محدود نہیں فرمائی۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل کی مسافت کےلیے یا پھر تین فرسخ کی مسافت کےلیے نکلتے تو نماز دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ (مسلم : 691

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا عورت محرم بن سکتی ہے، جس طرح کے کوئی عورت اپنی والدہ کے ساتھ سفر پر جائے۔ ؟ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

عورت کسی دوسری عورت کےلیے محرم نہیں، بلکہ محرم تو وہ مرد ہے جو اس عورت پر نسب کی وجہ سے حرام ہو مثلا اس کا والد، اس کا بھائی، یا کسی مباح سبب کے حرام ہوتا ہو، مثلا خاوند، سسر، خاوند کا بیٹا، اور رضاعی باپ، رضاعی بھائی وغیرہ۔

اور کسی بھی مرد کےلیے کسی اجنبی عورت سے خلوت کرنا اور اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے '' (متفق علیہ

اور اس لیے کہ بھی اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

''کوئی مرد بھی کسی عورت سے خلوت نہ کرے، کیونکہ ان دونوں کے مابین تیسرا شیطان ہے ''

مسند احمد وغیرہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے ۔

(اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ (دیکھیں کتاب : مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ ،تالیف فضلیۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالی

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ